بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

REGD. NO. L. 5254

فون نمبر ۴۹ تار کا پتہ: ڈیلی الفضل ربوہ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

الفضل ربوہ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
خطبہ نمبر ۵ "

خطبہ نمبر ۱۱ بجز چہار شنبہ

فی پرچہ ۱۰ نئے پیسے

۲۱ شوال ۱۳۸۱ھ

جلد ۵۱/۱۶ ۲۸ امان ۱۳۴۱ھش ۲۸ مارچ ۱۹۶۲ء نمبر ۷۰

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ ۲۷ مارچ بوقت ۹ بجے صبح

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ کل شام حسب معمول حضور سیر کے لئے بھی تشریف لے گئے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحتِ کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔

اٰمین اللّٰھُمَّ اٰمین

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

متقیوں پر جو مصائب آتے ہیں وہ ان کی ترقی کا باعث بنتے ہیں

انسان بہت بڑی ذمہ داریاں لیکر آتا ہے اسے چاہیئے کہ وہ بہر طور آخرۃ کی فکر کرے

"جو لوگ حیوانات کی طرح زندگی بسر کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ جب انکو پکڑتا بھی ہے تو پھر جان لینے ہی کے لئے پکڑتا ہے۔ مگر مومن کے حق میں اس کی یہ عادت نہیں ہے۔ ان کی تکالیف کا انجام اچھا ہوتا ہے اور انجام کار متقی کے لئے ہی ہے جیسے فرمایا۔

وَالْعَاقِبَةُ عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِيْنَ

ان کو جو تکالیف اور مصائب آتے ہیں وہ بھی ان کی ترقیوں کا باعث بنتے ہیں تاکہ ان کو تجربہ ہو جاوے۔ اللہ تعالیٰ پھر ان کے دن پھیر دیتا ہے اور یہ قاعدہ کی بات ہے کہ جس شخص کے شکنجہ کے دن آتے ہیں اس پر بہائمی زندگی کا اثر نہیں رہتا۔ اس پر ایک موت ضرور آجاتی ہے اور خداشناسی کے بعد وہ لذتیں اور ذوق جو بہائمی سیرت میں معلوم ہوتے تھے نہیں رہتے بلکہ ان میں تلخی اور کدورت و کراہت پیدا ہوتی ہے اور نیکیوں کی طرف توجہ کرنا ایک معمولی عادت ہو جاتی ہے پہلے جو نیکیوں کے کرنے میں طبیعت پر گرانی اور سختی ہوتی تھی وہ نہیں رہتی۔

پس یاد رکھو کہ جب تک نفسانی جوشوں سے ملی ہوئی مرادیں ہوتی ہیں اس وقت تک خدا انکو مصلحتاً الگ رکھتا ہے اور جب رجوع کرتا ہے تو پھر وہ حالت نہیں رہتی۔ اس بات کو کبھی مت بھولو کہ دنیا روزے چند آخر کار با خداوند۔ اتنا ہی کام نہیں کہ کھا پی لیا اور بہائم کی طرح زندگی بسر کر لی۔ انسان بہت بڑی ذمہ داریاں لیکر آتا ہے اس لئے آخرت کی فکر کرنی چاہیئے اور اس کی تیاری ضروری ہے۔ اس تیاری میں جو تکالیف آتی ہیں وہ رنج و تکلیف کے رنگ میں نہ سمجھو بلکہ اللہ تعالیٰ ان پر بھیجتا ہے جن کو دونوں بہشتوں کا مزہ چکھانا چاہتا ہے وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ مصائب آتے ہیں تاکہ ان عارضی امور کو جو تکلف کے رنگ میں ہوتے ہیں نکال دے۔ مولوی رومی نے کیا اچھا کہا ہے

عشق اوّل سرکش و خونی بود ❖ تا گریزد ہر کہ بیرونی بود

سید عبدالقادر جیلانی بھی ایک مقام پر لکھتے ہیں کہ جب مومن مومن بننا چاہتا ہے تو ضرور ہے کہ اس پر دکھ اور ابتلاء آویں اور وہ یہاں تک آتے ہیں کہ وہ اپنے آپکو قریب موت سمجھتا ہے اور پھر جب اس حالت تک پہنچ جاتا ہے تو رحمت الٰہیہ کا جوش ہوتا ہے تو قُلْنَا يٰنَارُ كُوْنِيْ بَرْدًا وَّسَلٰمًا کا حکم ہوتا ہے اصل اور آخری بات یہی ہے مگر نہ شنیدہ کہ خدا داری چہ غم داری" (ملفوظات جلد سوم ص ۲۰۷، ۲۰۸)

حضرت سیدہ ام وسیم احمد صاحبہ کی علالت

ربوہ ۲۷ مارچ۔ حضرت سیدہ ام وسیم احمد صاحبہ ہائی بلڈ پریشر کی وجہ سے تاحال بہت بیمار ہیں۔ دل کی تکلیف بدستور ہے۔ نیز طبیعت پر بےچینی کی شکایت بھی ہے۔ چل پھر نہیں سکتیں۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ موصوفہ کو اپنے فضل سے جلد کامل صحت عطا فرمائے۔ اٰمین

صدر ایوب بدھ کو پشاور یونیورسٹی سے خطاب کریں گے

راولپنڈی ۲۷ مارچ۔ صدر محمد ایوب خاں ایک ہفتہ تک انتہائی مصروف رہیں گے۔ بدھ کے روز آپ پشاور یونیورسٹی کے جلسہ تقسیم اسناد سے خطاب کریں گے۔ جمعرات کے روز آپ پشاور میں قبائلی سرداروں کے جرگہ سے خطاب کریں گے اور اسی روز تیسرے پہر پشاور یونیورسٹی میں سائنس کانفرنس کا افتتاح کرنے کے بعد واپس راولپنڈی پہنچ جائیں گے۔ جمعہ کے روز آپ ڈھاکہ روانہ ہو جائیں گے اور پانچ دن تک مشرقی پاکستان کا دورہ کریں گے۔ اس دوران میں آپ کرنافلی کے کثیر المقاصد منصوبہ کا افتتاح بھی کریں گے۔ اور ۳ اپریل کو ڈھاکہ سے کراچی آجائیں گے۔

لجنہ اماء اللہ ربوہ کا تربیتی جلسہ

مورخہ ۲۹ مارچ ۱۹۶۲ء کو صبح ۸½ بجے لجنہ ہال میں لجنہ اماء اللہ ربوہ کے زیر اہتمام مستورات کا ایک اہم تربیتی جلسہ منعقد ہو رہا ہے۔ مقامی مستورات وقت مقررہ پر تشریف لاکر مستفید ہوں۔ (صدر لجنہ اماء اللہ ربوہ)

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

خطبہ جمعہ

بعض باتیں بظاہر معمولی ہوتی ہیں مگر ان میں بڑے بڑے فوائد مضمر ہوتے ہیں

انہیں معمولی سمجھ کر کبھی نظر انداز نہ کرو بلکہ ان پر زیادہ سے زیادہ عمل کرنے کی کوشش کرو

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۲۵ مئی ۱۹۵۱ء بمقام ربوہ

یہ ایک غیر مطبوعہ خطبہ جمعہ ہے جسے صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر احباب کی خدمت میں پیش کر رہا ہے

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

آج پھر طبیعت کی خرابی کی وجہ سے میں اس مضمون کو نہیں لے سکتا۔ جس پر صحت کے ایام میں میں خطبہ پڑھ رہا تھا لیکن آج میں اس سے ملتی جلتی

ایک اور بات

کے متعلق مختصراً کچھ بیان کرنا چاہتا ہوں جو مضمون میں پہلے بیان کر رہا ہوں اس کا خلاصہ یہ تھا کہ بعض باتیں چھوٹی چھوٹی نظر آتی ہیں لیکن ہوتی بہت بڑی ہیں اور ان سے بڑے بڑے فوائد حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ پس ان چیزوں کو چھوٹا سمجھ کر نظر انداز نہیں کر دینا چاہیئے بلکہ ان کے فوائد کو مدنظر رکھ کر ان پر زیادہ سے زیادہ عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے میں یہ بات محبت الٰہی کے سلسلہ میں بیان کر رہا تھا لیکن اس کے علاوہ دوسرے امور میں بھی یہی قاعدہ چلتا ہے مثلاً نماز کو ہی لے لو۔ اس میں بھی یہی قاعدہ چلتا ہے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں

نماز میں صفیں سیدھی رکھو

اگر تم نماز میں صفیں سیدھی نہیں رکھو گے تو تمہارے دل ٹیڑھے ہو جائیں گے۔ اب صفوں کا سیدھا رکھنا بظاہر ایک غیر دینی چیز ہے یا محض نظام کا ایک حصہ ہے خود نماز کے مقصد اور اس کے فخر کے ساتھ اس کا زیادہ تعلق نہیں لیکن باوجود اس کے کہ نماز میں صفیں اپنی ذات میں مقصود نہیں ہوتیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے انہیں اتنی اہمیت دی کہ فرمایا اگر تم نماز میں صفیں سیدھی نہیں کرو گے تو تمہارے دل ٹیڑھے ہو جائیں گے کیونکہ گو بعض چیزیں اپنی ذات میں مقصود نہیں ہوتیں لیکن ان کا اثر ایسا پڑتا ہے کہ وہ اپنے سے بڑی چیزوں کو بھی اپنی زد میں بہا لے جاتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اسلام کے بعض علماء نے اپنے وقت میں قشر پر زیادہ زور دیا تھا لیکن ان سے غلطی یہ ہوئی کہ انہوں نے اس پر اتنا زور دیا کہ مغز جاتا رہا۔ حقیقت یہ ہے کہ

مغز ہی اصل مقصود ہوتا ہے

اور اگر مغز کو نظر انداز کر دیا جائے تو چھلکا کسی کام کا نہیں ہوتا چنانچہ صوفیاء نے یہ دیکھتے ہوئے کہ علماء اسلام چھلکے پر زیادہ زور دے رہے ہیں مغز پر زور دینا شروع کر دیا۔ مگر یہ بھی ان کی غلطی تھی کیونکہ مغز چھلکے کے بغیر نہیں رہ سکتا ایک اخروٹ جس کا چھلکا قائم ہو وہ سال بھر بھی رہ جائے گا اور اس کا مغز محفوظ رہے گا لیکن اگر اس کی گری نکال کر رکھ لو اور چھلکا پھینک دو تو اسے کیڑا لگ جائیگا اور اس کے ٹکڑے بھرنے شروع ہو جائیں گے ایک آم جس پر چھلکا قائم ہو۔ ہفتہ ہفتہ رہ جائے گا۔ لیکن اگر آم کا چھلکا اتار دو تو اسے انسان شام کو بھی نہیں کھا سکتا۔ وہ تیزاب بن جائے گا یا نجاست کا رنگ اختیار کر لے گا۔ غرض جن لوگوں نے قشر پر زیادہ زور دیدیا اور مغز کو نظر انداز کر دیا انہوں نے بھی غلطی کی ہے حقیقت یہ ہے کہ خدا تعالےٰ نے کوئی چیز بلا وجہ پیدا نہیں کی جس خدا نے چھلکا بنایا ہے اسی نے مغز بھی بنایا ہے اور اس کے معنے یہ ہیں کہ خدا تعالیٰ نے چھلکے اور مغز دونو کو قیمت بخشی ہے۔

میں نے یہ تمہید اس لئے باندھی ہے کہ میں نے بار بار اس طرف توجہ دلائی ہے کہ ہماری جماعت بعض اوقات چھلکے کو نظر انداز کر دیتی ہے اور صرف مغز کو مدنظر رکھتی ہے مثلاً نماز میں

صفوں کو سیدھا رکھنا ہے

ہماری جماعت اس طرف توجہ نہیں کرتی یا پھر اذان ہے اس کی تصحیح کی طرف توجہ نہیں دی جاتی۔ ایک نقص خلقی ہوتا ہے اس پر اعتراض کرنا جائز نہیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے مؤذن حضرت بلال رضی اللہ عنہ تھے جو حبشی تھے اور حبشی لوگ "ش" نہیں بول سکتے حبشیوں کے بعض قبائل "ش" کو "س" کہتے ہیں۔ اس لئے حضرت بلال جب اذان دیتے تو اشھد کی بجائے اسھد کہہ دیتے لیکن اس نقص کے باوجود رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے آپ کو مؤذن مقرر کیا ہوا تھا ان کا اشھد کی بجائے اسھد کہنا کسی جہالت یا بناوٹ کی وجہ سے نہیں تھا اور نہ یہ ان کی سستی اور غفلت یا دین سے لاپرواہی کی وجہ سے تھا بلکہ ان کا یہ نقص پیدائشی تھا بعض ممالک کی آب و ہوا کی وجہ سے وہاں کے باشندوں کے گلے ایسے ہوتے ہیں جو "ش" نہیں بول سکتے۔ ایک دفعہ جب بعض لوگ

حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی اذان

پر ہنسے تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بلال رضی اللہ عنہ جب اذان دیتا ہے تو بعض لوگ ہنستے ہیں لیکن خدا تعالیٰ بلال رضی اللہ عنہ کی اذان سن کر عرش پر خوش ہوتا ہے آپ نے یہ اسی لئے فرمایا کہ حضرت بلال رضی اللہ عنہ کا اشھد کو اسھد کہنا جان بوجھ کر دین سے لاپرواہی اور جہالت کی وجہ سے نہیں تھا بلکہ خدا تعالیٰ نے ان کا گلا ہی ایسا بنایا تھا۔ اگر کسی لڑائی کے موقعہ پر لوگ بھاگ بھاگ کر میدانِ جنگ کی طرف جائیں لیکن ایک تندرست آدمی جو دوڑ میں اول دوم یا سوم رہتا ہے وہ لنگڑا کر چلنا شروع کر دے تو ایسا شخص لعنتی ہوگا۔ لیکن اگر ایک لنگڑا شخص کود کود کر جائے تو اس کا یہ فعل خدا تعالےٰ کے قرب کا موجب ہوگا وہ اپنی معذوری کی وجہ سے اگر لڑائی میں نہ جاتا تب بھی کوئی حرج نہ تھا لیکن باوجود معذور ہونے کے وہ حفاظتِ دین کے لئے اپنا کوئی عذر پیش نہیں کرتا پس اس کا یہ فعل خدا تعالیٰ کے قرب کا موجب ہوگا۔ لیکن جب ایک تندرست آدمی لڑائی کا موقعہ آنے پر لنگڑا لنگڑا کر چلے تو اس کا یہ فعل خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا موجب ہوگا اس لئے کہ وقت پر اس نے عذر اور بہانے تلاش کر کے لڑائی سے بچنا چاہا۔ میں نے کئی دفعہ بتایا ہے کہ پنجابیوں کے گلے خدا تعالیٰ نے ایسے بنائے ہیں کہ وہ ہر زبان کو صحیح ادا کر سکتے ہیں اور اگر کوئی نقص ہوتا ہے تو وہ بہت معمولی ہوتا ہے۔ ابھی ایک نوجوان نے اذان دی ہے۔ میں نہیں جانتا کہ وہ کون ہے اس نے

اذان دیتے وقت

صلوٰۃ کو صلا اور فلاح کو فلا کہا ہے یہ ایسی غلطیاں نہیں کہ انہیں کوئی پنجابی دور نہ کر سکے۔ یہ بظاہر معمولی بات ہے لیکن معمولی معمولی باتوں کو نظر انداز کرنے کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اذان پڑھتے پڑھتے یہ کہنے لگ جاتا ہے کہ اگر خدا تم کو پرمیشر کہہ لیا تو کیا ہوا یا مسجد کی بجائے مندر یا گرجا میں چلے گئے تو کیا ہوا اور یہ بہت خطرناک چیز ہے۔

بہر حال اس چیز کی اصلاح ہو سکتی ہے یہ نہیں کہ پنجابی لوگ ان الفاظ کو ادا نہیں کر سکتے پنجابی انہیں ادا کر سکتے ہیں لیکن بات یہ ہے کہ محکمہ کے افسر یونہی کسی شخص کو کہہ دیتے ہیں کہ تم اذان دو۔ پہلے اس سے اذان سنتے نہیں تا کہ معلوم ہو جائے کہ اس میں کیا کیا نقائص ہیں۔ بہر حال جو شخص فلاح کہہ سکتا ہے اور وہ نہیں کہتا یا جو شخص فلاح کہنا سیکھ سکتا ہے لیکن وہ نہیں سیکھتا یا صلوٰۃ کہنا دو سیکھ سکتا تھا لیکن وہ نہیں سیکھتا۔ دوسرے لفظوں میں وہ یہ کہتا ہے کہ خدا تعالیٰ کی بات مانی جائے یا نہ مانی جائے اس میں کوئی حرج نہیں اور

یہ چیز نہایت خطرناک ہے

فلاح کی جگہ فلا کہہ لینا بڑی بات نہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے کہا ہے کہ یوں کہو اور ہم کہہ بھی سکتے ہیں لیکن کہتے نہیں۔ مجھے یاد ہے میرے پاس ایک دفعہ ایک نوجوان آیا اور اس نے میرے ساتھ بحث شروع کر دی کہ داڑھیوں میں کیا رکھا ہے بال منڈوا لئے یا نہ منڈوائے اس کا محبت الٰہی۔ دماغ کے تنوع اور ذہن کی روشنی کے ساتھ کیا مقصود ہے میں نے اسے کہا بال رکھنے یا نہ رکھنے کا بظاہر محبت الٰہی پر کوئی اثر نہیں پڑتا لیکن رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بات ماننے یا نہ ماننے کا ضرور اثر پڑتا ہے میں نے کہا میں جانتا ہوں اور یقین رکھتا ہوں کہ یہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی کہی ہوئی بات ہے اور اس کا رد کرنا درست نہیں۔ اسی طرح جب خدا تعالیٰ نے ان الفاظ کو ایک خاص زبان میں اتارا ہے تو ضروری ہے کہ ہم انہیں اس زبان میں اور پھر صحیح طور پر ادا کرنے کی کوشش کریں خصوصاً جبکہ ہم انہیں صحیح طور پر ادا بھی کر سکتے ہیں لیکن اگر ہم انہیں صحیح طور پر ادا نہیں کرتے تو دوسرے الفاظ میں ہم یہ کہتے ہیں کہ ان باتوں میں کیا رکھا ہے کسی طرح کہہ لیا اور اس طرح آہستہ آہستہ بڑی بڑی چیزوں کے ترک پر بھی انسان دلیر ہو جاتا ہے پس ایسے چھوٹی چیز مت سمجھو بظاہر یہ ایک چھوٹی چیز ہے لیکن خدا تعالیٰ کی فرمانبرداری چھوٹی چیز نہیں بلکہ بہت بڑی چیز ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی بعض احباب سے ملاقاتیں

از مکرم مولوی عبدالرحمٰن صاحب انور پرائیویٹ سکرٹری

اللہ تعالیٰ کا یہ فضل و احسان ہے کہ ماہ مارچ کے ابتداء سے لے کر اس وقت تک حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت صبح کے وقت نسبتاً اچھی رہی۔ اس لئے حضور نے خاص خاص احباب جماعت کو ملاقات کا شرف عطا فرمایا۔ اور حضور ان سے ذاتی اور جماعت کے حالات دریافت فرماتے رہے فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ چند ایک احباب سے جو گفتگو ہوئی اس کی کسی قدر تفصیل درج ذیل کی جاتی ہے۔

(۱) مکرم ملک صاحب خان صاحب نون ریٹائرڈ ڈپٹی کمشنر سے ملاقات کے دوران حضور نے ان کے لڑکے ملک احمد خان کی تعلیم وغیرہ کے حالات دریافت فرمائے اور عزیز احمد خان نے جو ایمان افروز جوابات اپنی بچپن کی عمر میں ہی اپنے بعض رشتہ داروں کو دیئے تھے جبکہ انہوں نے باصرار اس کی ملاقات ایک پیر صاحب سے کرانی چاہی تھی۔ ان کو سنکر بہت خوشی کا اظہار فرمایا۔ آپ نے اجازت عطا فرمائی کہ اگر عزیز احمد خان اپنی تعلیمی مصروفیت کی وجہ سے سوائے جمعہ کے کسی اور دن حضور سے ملاقات کے لئے نہیں آسکتا۔ تو بے شک وہ جمعہ کے دن ہی آجائے۔ حضور اسی دن اس سے ملاقات فرمالیں گے۔

(۲) ملک محمد حنیف صاحب ریٹائرڈ منیجر ڈیری فارم سے جب ملاقات ہوئی۔ تو حضور نے ان کی مولوی ابوالعطاء صاحب جالندھری سے قرابت کے متعلق دریافت فرمایا

(۳) مورخہ $9\frac{3}{62}$ کو مکرم رفیع الزمان خان صاحب ملے تو ان سے حضور نے ان کے فرزند میجر وقیع الزمان خان صاحب کے حالات اور خیروعافیت دریافت فرمائی جو کہ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب کے داماد ہیں۔

(۴) اسی دن عبدالاحد خان صاحب کابلی درویش قادیان کو بھی شرف ملاقات بخشا اور قادیان کے درویشوں اور بہشتی مقبرہ کی حفاظت، اور مقامی ہندوؤں اور سکھوں کے حالات دریافت فرماتے رہے۔

(۵) $11\frac{3}{62}$ کو مکرم عبدالجلیل صاحب عشرت سے ملاقات فرمائی اور ان کے برادر مرحوم عبدالمجید صاحب سالک مدیر انقلاب اور عبدالحمید صاحب کے حالات بھی دریافت فرماتے رہے اور ان ملاقاتوں کا ذکر فرمایا جو ان کے والد مرحوم مکرم غلام قادر صاحب سے پٹھانکوٹ میں ہوا کرتی تھی۔ جبکہ حضور ڈلہوزی تشریف لے جایا کرتے تھے۔

(۶) $12\frac{3}{62}$ کو سردار بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ کراچی کو اور چوہدری منور احمد صاحب جو مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ کے صاحبزادے ہیں کو شرف ملاقات بخشا۔ مکرم سردار صاحب سے ان کے والد صاحب مرحوم کرم الٰہی صاحب مرحوم امیر جماعت پٹیالہ کے بعض واقعات کا تذکرہ فرمایا۔ اور منور احمد صاحب سے جو ابھی سقط جارہے تھے انکے ننھیال کا ذکر فرماتے رہے اور سقط میں جماعت احمدیہ کے قیام کے متعلق اظہار خیال فرماتے رہے۔

(۷) خان ضیاء الحق خان صاحب بیرون پاکستان جارہے تھے ان کو شرف ملاقات بخشا۔ اور ان کے وطن فیض اللہ چک کے احباب اور گورداسپور کے احباب کے حالات معلوم کرتے رہے۔

(۸) اسی دن مکرم مولوی برکات احمد صاحب راجیکی سے بھی ملاقات فرمائی۔ جو قادیان سے تشریف لائے تھے اور قادیان کے ... ہندو سکھوں سے تعلقات کے متعلق اور لالہ ملاوا مل صاحب کے بچوں کے حالات دریافت فرمائے اور قادیان میں گزشتہ عیدالفطر کی تقریب کے حالات بھی سنے جو اس دفعہ بھارت کے بعض سرکاری افسران کی شمولیت کی وجہ سے زیادہ بارونق اور مفید رہی۔

(۹) ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب آف موگا حال لاہور بھی حضور سے ملاقات کے لئے آئے وہ حج بیت اللہ اور اسلامی اور مغربی ممالک میں اپنے خرچ پر تبلیغی دورہ کرنے کا ارادہ رکھتے تھے۔ ان سے ان کی ایک خواب سنی۔ اور دعا فرمائی۔

(۱۰) مورخہ $19\frac{3}{62}$ کو میجر عبدالحمید صاحب اور ملک غلام نبی صاحب اعلائے کلمۃ اسلام کے لئے پاکستان سے باہر جارہے تھے۔ ان کو بھی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے شرف ملاقات سے نوازا۔

الغرض یہ ساری ملاقاتیں بشاشت اور سکون کی حالت میں اختتام پذیر ہوئیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے وہ دن جلد لائے کہ حضور پوری صحت کے ساتھ حسب سابق ہمیں اپنی ہدایات سے نوازیں۔

آمین یا رب العالمین

سرور کائنات حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے عدیم المثال فضائل و محامد

خواتین کے جلسہ سیرۃ النبی میں حضرت سیدہ ام متین صاحبہ سلمہا اللہ تعالیٰ کی جامع اور مبسوط تقریر

آخری قسط

حُسنِ سلوک

ہمسائیوں کے ساتھ آپ کا حسن سلوک نہایت ہی اچھا تھا۔ آپ فرمایا کرتے تھے کہ جبرئیل مجھے بار بار ہمسایوں کے ساتھ نیک سلوک کرنے کا حکم دیتا ہے یہاں تک کہ مجھے خیال آتا ہے کہ ہمسایہ کو شائد وارث ہی قرار دے دیا جائے گا۔ (بخاری و مسلم)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے جو کوئی اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لاتا ہے۔ وہ اپنے مہمان کو دکھ نہ دے۔ جو کوئی اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لاتا ہے وہ اپنے مہمان کو دکھ نہ دے۔ اسی طرح آپ سے ایک اور روایت ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا کی قسم وہ ہرگز مومن نہیں خدا کی قسم وہ ہرگز مومن نہیں صحابہ نے کہا یا رسول اللہ کون مومن نہیں آپ نے فرمایا وہ جس کا ہمسایہ اس کے ضرر اور اس کی بدسلوکی سے محفوظ نہیں (بخاری)

ایک دفعہ ایک شخص نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی کہ یا رسول اللہ میرے رشتہ دار ایسے ہیں کہ میں ان سے نیک سلوک کرتا ہوں اور وہ مجھ سے تلخی سے پیش آتے ہیں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو پھر تو تمہاری خوش قسمتی ہے کیونکہ خدا تعالیٰ کی مدد تمہیں ہمیشہ حاصل رہیگی

آپ ہمیشہ اس بات کی نصیحت فرماتے کہ حسن سلوک میں مذہب کی کوئی قید نہیں۔ غریب رشتہ دار خواہ کسی مذہب کے ہوں ان سے حسن سلوک کرنا نیکی ہے۔ حضرت ابوبکرؓ کی ایک بیوی مشرکہ تھی۔ حضرت ابوبکرؓ کی بیٹی اسماءؓ نے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا۔ کیا میں اس سے حسن سلوک کرسکتی ہوں۔ آپ نے فرمایا ضرور وہ تیری ماں ہے اس سے حسن سلوک کر۔

مجسم رحمت وجود

عزیزوں رشتہ داروں غریبوں مظلوموں۔ اور مسکینوں کے طبقہ سے حسن سلوک اور ہمدردی کا کسی قدر نقشہ کھینچنے کے بعد ایک اور مخلوق سے آپ کی ہمدردی کا ذکر کرتی ہوں۔ انتہائی مصیبت زدہ۔ بے دست و پا جو عرب میں انتہائی حقیر اور ذلیل سمجھی جاتی تھی۔ غلامی کا طوق جن کی گردنوں میں تھا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اس طبقہ پر انتہائی شفقت فرمائی۔ اور ان سے حسن سلوک کی بار بار تاکید فرمائی۔ آپ فرمایا کرتے تھے غلام تمہارے بھائی ہیں تمہیں چاہیئے جو خود کھاؤ وہ انہیں بھی کھلاؤ۔ غلاموں سے وہ کام نہ لو۔ جو ان پر گراں گذرے۔ کوئی سخت کام انہیں دو تو خود بھی ان کی مدد کرو۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم غلاموں کو معمولی تکلیف میں دیکھ کر بے قرار ہو جاتے تھے کوئی بیمار پڑتا تو اس کی عیادت کے لئے تشریف لے جاتے۔ اسے تسکین دیتے اس کی پیشانی پر اپنا دست مبارک رکھتے، غرض آپ مجسم شفقت تھے اپنے عزیزوں کے لئے۔ آپ مجسم شفقت تھے بیواؤں اور یتیموں کے لئے آپ مجسم شفقت تھے غلاموں کے لئے آپ مجسم شفقت تھے دوستوں کے لئے آپ مجسم شفقت تھے دشمنوں کے لئے آپ مجسم شفقت تھے اپنوں کے لئے آپ مجسم شفقت تھے غیروں کے لئے آپ مجسم شفقت تھے تمام بنی نوع انسان کے لئے تبھی تو اللہ تعالیٰ نے آپ کے متعلق ارشاد فرمایا وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین کہ اے رسول ہم نے تجھ کو ساری دنیا کے لئے مجسم رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ آپ نے جو ارشادات فرمائے جو نصائح کیں اپنے عمل سے انہیں چار چاند لگا دیئے اور ثابت کر کے دکھا دیا کہ واقعی آپ کی زندگی کا ایک ایک لمحہ رب العالمین کی خاطر تھا وہ رب العالمین جس نے اپنی صفت ربوبیت کے ثبوت میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ساری دنیا کے لئے رحمت بنا کر بھیجا۔ آپ اس دنیا میں اللہ تعالیٰ کی صفات کے کامل مظہر تھے۔ اور اسی کیفیت کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام ان اشعار میں بیان فرماتے ہیں ؎

شانِ احمد را کہ داند جز خداوند کریم
آنچناں از خود جدا شد کز میاں افتاد میم
زاں نمط شد محو دلبر کز کمالِ اتحاد
پیکرِ او شد سراسر صورتِ ربِ رحیم
بوئے محبوبِ حقیقی میدمد زاں روئے پاک
ذاتِ حقانی صفاتش مظہرِ ذاتِ قدیم

ترجمہ:۔ (۱) احمد صلے اللہ علیہ وسلم کی شان کو خداوند تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ آپ اپنی خودی سے اس طرح جدا ہو گئے کہ میم درمیان سے گر گیا۔

(۲) آپ اپنے محبوب میں اس طرح محو ہو گئے کہ کمال اتحاد کی وجہ سے آپ کا وجود بالکل

رب رحیم کی صورت میں بن گیا۔

(۳) محبوبِ حقیقی کی خوشبو آپ کے پاک چہرہ سے آرہی ہے اور آپ کی خدائی صفات والی ذات، خدائے قدیم کی مظہر ہے۔

خدائے رب العلمین کے رنگ میں رنگین ہو کر ساری دنیا کے لئے رحمت کا بادل بن کر ایسی ربوبیت فرمائی کہ عرب کے وہ بادیہ نشین جو نہ تہذیب سے واقف تھے نہ ان کا کوئی تمدن تھا۔ بتوں کو پوجتے تھے۔ عورت کا احترام تک کرنا نہ جانتے تھے۔ اخلاق سے دور کا واسطہ بھی نہ تھا ان کو نہ صرف بااخلاق بلکہ باخدا انسان بنا دیا۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

صادفتهم قوماً كروث ذلة
فجعلتهم كسبيكة العقيان

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"میرے نزدیک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ہزاروں لاکھوں معجزے ہیں لیکن آپ کا یہ معجزہ بڑا ہی زبردست ہے کہ آپ نے جو دعویٰ کیا تھا وہ ثابت کر دکھایا جیسے ایک دعویٰ کرے کہ میں حاذق طبیب ہوں اور پھر اس دعویٰ کو مریضوں کی صحت اور تندرست ہونے سے ثابت کر دکھائے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جو کچھ اپنے دعویٰ کے موافق کر دکھایا اس کی کوئی نظیر ہی نہیں ملتی۔ عرب جیسی جاہل اور خونی قوم جو کبھی کسی کی بات کو مان ہی نہیں سکتی تھی۔ کیا کوئی اس قوم کی نسبت خیال کر سکتا تھا کہ یہ قوم باہم متحد ہو گی اور خدا تعالیٰ سے ایسا قوی تعلق پیدا کر لے گی کہ باوجودیکہ یہ فرعون سیرت تھی لیکن اس کی اطاعت میں ایسے محو اور فنا ہوں گے کہ جان عزیز کو بھی اس کی راہ میں دیدیں گے۔ غور کرو کیا یہ آسان امر تھا آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ عظیم الشان کامیابی ہے ایک ایسی قوم میں ایسی محبت الہٰی کا پیدا کر دیا کہ وہ مرنے کو تیار ہو جائیں خود آپ کی اعلےٰ درجہ کی قوت قدسی کو ظاہر کرتا ہے۔"

(الحکم ۱۷ اگست ۱۹۰۵ء)

حجۃ الوداع کے موقعہ پر آخری خطبہ

اللہ تعالیٰ کے سوا دنیا کا ہر شخص اور ہر چیز فانی ہے۔ محمد رسول اللہ جن کا مقام لولاك لما خلقت الافلاك سے ظاہر ہوتا ہے خدا تعالیٰ کے بے انتہا پیارے تھے مگر آخر انسان تھے آپ پر بھی وقت آیا جو ہر ذی روح پر آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اليوم اكملت لكم دينكم واتممت عليكم نعمتي نازل فرما کر بتا دیا کہ چونکہ اب دین مکمل ہو گیا ہے اس لئے اس دنیا سے اب جانے کا وقت آگیا ہے۔ آپ نے حجۃ الوداع کے موقع پر اپنا آخری خطبہ جو دیا اس میں عورتوں سے حسن سلوک کی طرف قوم کو خاص توجہ دلائی۔ ہر انسان کی عزت، جان اور اس کے مال کو مقدس قرار دیا اور کسی کی عزت جان اور مال پر حملہ کرنے سے منع فرمایا۔ آپ کے اس خطبہ کے الفاظ پڑھنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ کو بنی نوع انسان کی بہتری کس قدر مدنظر تھی۔ آپ بیمار مرض الموت میں گرفتار تھے۔ موت کی تکلیف آپ پر طاری تھی۔ آپ گھبراہٹ سے بیٹھے بیٹھے کبھی اس پہلو پر جھکتے کبھی اس پہلو پر اور فرماتے خدا برا کرے یہود اور نصاریٰ کا کہ انہوں نے اپنے نبیوں کے مرنے کے بعد ان کی قبروں کو مسجدیں بنا لیا۔ یہ آپ کی آخری نصیحت تھی اپنی اُمت کے لئے کہ گو انبیاء میں میرا سب سے بڑا درجہ ہے لیکن بہرحال بندہ ہوں۔ میرے بندہ ہونے کو نہ بھول جانا خدا تعالیٰ کا مقام خدا کو ہی دینا۔ گویا موت کے وقت بھی خیال غالب تھا کہ اللہ تعالیٰ کی توحید قائم رہے اور اس کا جلال ظاہر ہو۔

سیرت نبوی سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی اور آپ کے صحابہ کرام کی زندگی ہمیں کیا سبق دیتی ہے۔ وہ کیا چیز تھی جس نے ان بادیہ نشینوں کو خاک مذلت سے اٹھایا اور دنیا کی سب سے بڑی طاقتوں کو ان کے سامنے جھکا دیا۔ ان کی طاقت، ہتھیار۔ دولت اور کثرت افواج ان کا مقابلہ نہ کر سکیں۔ وہ صرف ایک ہی چیز تھی یعنی قربانی۔ جب انسان ایک عزم صمیم کر لیتا ہے کہ جو کچھ میرا ہے وہ میرا نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کی عطا ہے جو میں سب اس کے راستہ میں قربان کر دوں گا۔ تو پھر خدا تعالےٰ بھی اسے نوازتا ہے اور دائمی زندگی عطا فرماتا ہے۔ اسی طرح لن تنالوا البر حتى تنفقوا مما تحبون میں اشارہ ہے کہ خدا کی خاطر اپنی ہر محبوب چیز کی قربانی دی جائے۔ اسلام کی ترقی کا راز بھی اسی قربانی کی روح میں ہے عرب کی سرزمین کا انقلاب اسی قربانی کی روح کا رہین منت تھا اور اب بھی اسلام کی فتح کا دن اسی قربانی کے نتیجہ میں آ سکتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔ "اسلام کا زندہ ہونا ہم سے ایک فدیہ مانگتا ہے وہ کیا ہے ہمارا اسی راہ میں مرنا۔ یہی موت ہے جس پر اسلام کی زندگی۔ مسلمانوں کی زندگی اور زندہ خدا کی تجلی موقوف ہے"

اسی طرح فرماتے ہیں:۔

اسلام چیز کیا ہے خدا کے لئے فنا
ترکِ رضائے خویش پئے مرضیٔ خدا

اللہ تعالےٰ ہم سب کو اپنے آقا محمد رسول اللہ صلعم کی کامل اطاعت کی توفیق عطا فرمائے کہ آپ کی کامل اطاعت کے ساتھ ہی قرب الٰہی میسر آ سکتا ہے۔ تا کہ ہم جب اس دنیا سے جائیں تو سرخروئی کے ساتھ نبی کریم صلعم کی روح سے کہہ سکیں سے

تیرے منہ ہی کی قسم اے میرے پیارے احمد
تیری خاطر سے یہ سب بار اٹھایا ہم نے

یا رب صل على نبيك دائماً
فی هذه الدنيا وبعث ثان
اللهم صل على محمد
وعلى آل محمد كما صليت
على ابراهيم وعلى آل ابراهيم
انك حميد مجيد

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف سے

ایک اہم ضرورت کی نشان دہی

جو فتنے اس زمانہ میں پیدا ہونے مقدر تھے ان کے استیصال کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مبعوث فرمایا اور حضور نے تائید ایزدی سے اسّی کے قریب ایسی کتب تالیف فرمائیں جو معرفت الٰہی اور نور و ہدایت سے معمور ہیں اور ان میں وہ تریاق موجود ہے جو ہر قسم کے زہر کا ازالہ کر سکتا ہے۔ ان کے بار بار مطالعہ کی ضرورت اور اہمیت اس اشتہار سے بھی واضح ہوتی ہے۔ جو حضور علیہ السلام نے ۱۹۰۱ء میں اشتہار "مفید الاخیار" کے عنوان سے شائع فرمایا۔ اس اشتہار میں حضور نے اپنی جماعت کے لئے ضروری قرار دیا کہ:۔

"ہماری جماعت میں کم سے کم ایک سو آدمی ایسا اہل فضل اور اہل کمال ہو کہ اس سلسلہ اور اس کے دعویٰ کے متعلق جو نشان اور دلائل اور براہین قویہ خدا تعالیٰ نے ظاہر فرمائے ہیں ان سب کا اس کو علم ہو اور مخالفین پر ہر ایک مجلس میں بوجہ احسن اتمام حجت کر سکے اور ان کے مفتریانہ اعتراضات کا جواب دے سکے اور نیز عیسائیوں اور آریوں کے وساوس شائع کردہ سے ایک طالب حق کو نجات دے سکے اور دین اسلام کی حقیت اکمل اور اتم طور پر ذہن نشین کرا سکے۔ پس ان تمام امور کے لئے یہ ضروری قرار دیا ہے کہ اپنی جماعت کے تمام لائق اہل علم اور زیرک اور دانشمند لوگوں کو اس طرف توجہ دی جائے کہ وہ ۲۰ دسمبر ۱۹۰۱ء تک کتابوں کو دیکھ کر اس امتحان کے لئے تیار ہو جائیں اور دسمبر آئندہ کی تعطیلوں میں پھر قادیان میں پہنچ کر امور متذکرہ بالا میں تحریری امتحان دیں ...... اسی طرح سال بسال یہ مجمع انشاء اللہ تعالیٰ اسی غرض کے لئے قادیان میں ہوتا رہے گا۔ جب تک کہ ایسے مباحثین کی ایک کثیر تعداد جماعت تیار ہو جائے۔"

(از اشتہار مفید الاخیار ۹ ستمبر ۱۹۰۱ء مندرجہ تبلیغ رسالت جلد دہم ص۱۲)

حضور کی ان بابرکت کتب کے مضامین کو ذہن نشین کرانے کے لئے حضور کے ہی مجوزہ طریق پر مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ ہر سال چند کتب بطور نصاب مقرر کرتی ہے اور ہر سہ ماہی پر ان کا امتحان لیا جاتا ہے۔ اس سال کی پہلی سہ ماہی کیلئے کتاب "چشمہ مسیحی" بطور نصاب مقرر کی گئی ہے جو شرکۃ الاسلامیہ ربوہ سے سات آنے میں دستیاب ہو سکتی ہے۔ تمام انصار سے گذارش ہے کہ وہ اس امتحان میں شریک ہو کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منشاء کو پورا کرنے کی سعادت حاصل کریں۔

اس سہ ماہی کا امتحان انشاء اللہ تعالیٰ یکم اپریل کو لیا جائے گا۔ وقت تھوڑا ہے اس لئے جلد توجہ فرمائیں اور زعیم حلقہ کو اپنے ارادہ سے فوراً مطلع کر دیں تا کہ آپ اس نیکی سے محروم نہ رہ جائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔ آمین

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

درخواست دعا:۔ خاکسار کو چند دن سے سر درد کی شدید تکلیف ہے احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور مجھے تعلیم میں نمایاں کامیابی عطا کرے اور خادم دین بنائے۔ آمین۔ (محمد امین خالد طالبعلم دہم)

کلام الامام امام الکلام

حضرت مسیح پاک علیہ السلام کی ایک نظم کا تجزیاتی مطالعہ

مکرم ناصر احمد صاحب پرویز پروازی ایم اے استاد ادبیات اردو تعلیم الاسلام کالج ربوہ

(۲)

حضور علیہ السلام کے یہ شعر ملاحظہ فرمائیں:-

؎ ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج
جس کی فطرت نیک ہے آئیگا وہ انجام کار

؎ مجھ کو کیا ملکوں سے میرا ملک ہے سب سے جدا
مجھکو کیا تاجوں سے میرا تاج ہے رضوانِ یار

؎ کام کیا عزت سے ہم کو شہرتوں سے کیا غرض
گر وہ ہو ذلت سے راضی اس پہ سو عزت نثار

؎ میں وہ پانی ہوں کہ آیا آسماں سے وقت پر
میں وہ ہوں نورِ خدا جس سے ہوا دن آشکار

؎ وہ خزائن جو ہزاروں سال سے مدفون تھے
اب میں دیتا ہوں اگر کوئی ملے امیدوار

ان شعروں کی روانی اور سلاست دیکھئے۔ سب سے بڑا جوہر سادگی ہے۔ سادگی، روانی، سلاست اور معانی کا ایک خزانہ ہے جو اس قصیدہ میں بند ہے:

ہے جاتخیل آفرینی بھی شیوۂ ابنائے روزگار ہے۔ لیکن اس سارے قصیدے میں تخیل آفرینی کے باوجود کوئی ایسی بات نہیں جو ذہنِ انسانی پر بار بن جائے۔ بلکہ ہلکی ہلکی تشبیہات ہیں اور بلیغ استعارات۔ دیکھئے

؎ سرزمینِ ہند میں ایسی ہے شہرت مجھکو دی
جیسے ہووے برق کا اک دم میں ہر جا انتشار

شہرت کے پھیلنے کو برق کے انتشار سے تشبیہ دی ہے پھر یہ بھی دیکھئے۔

؎ بدگمانی سے تو رائی کے بھی بنتے ہیں پہاڑ
پر کے اک ریشہ سے ہو جاتی ہے کوؤں کی قطار

دیکھئے کہ "جہل کی تاریکیاں" "سوءِ ظن کی تندباد" کی ترکیبیں کتنی حسبِ حال ہیں ؎

؎ جہل کی تاریکیاں اور سوءِ ظن کی تندباد
جب اکٹھے ہوں تو پھر ایماں اڑے جیسے غبار

؎ دیکھکر لوگوں کا جوش و غیظ مت کچھ غم کرو
شدتِ گرمی کا ہے محتاج بارانِ بہار

لوگوں کے جوش اور بطلان آمیز حملوں کے مقابلے میں اپنے ماننے والوں کو کتنے خوش اسلوبی سے اسباب کی ترغیب دی ہے کہ صبر سے کام لو کیونکہ جب گرمی اپنی شدت کو پہنچ جاتی ہے تو ابرِ بہار پیدا ہوتا ہے اور وہ خزاں زدہ چمنستانوں کو بہار کے دلآویز پیراہن پہنا دیتا ہے —— اسی طرح خدا تعالےٰ کی بے پناہ تائید و نصرت کا ذکر فرماتے ہوئے فرمایا۔ ؎

سایہ بھی ہو جائے ہے اوقاتِ ظلمت میں جدا
پر رہا وہ ہر اندھیرے میں رفیق و غمگسار

اس ہلکی پھلکی زبان میں آپ نے جس سادگی سے اپنے مطالب کو بیان کیا ہے وہ بلاشبہ آپ کی عظیم القدر فنی بصیرت کی آئینہ دار ہے۔ پھر شعر میں رعایت لفظی کا بھی ایک حد تک خیال رکھا جاتا ہے۔ اگر دانستہ طور پر خیال رکھنے کی کوشش شعر میں ابہام پیدا کر دیتی ہے۔ حضور کے بعض اشعار میں بھی رعایت لفظی اور بعض اوقات تکرار الفاظ کی مثالیں مل جاتی ہیں۔ لیکن ان سے شعر میں ابہام پیدا ہونے کی بجائے زیادہ دلکشی پیدا ہو جاتی ہے۔ مثلاً یہ شعر دیکھئے ؎

؎ ہے یہی اک آگ تا تم کو بچاوے آگ سے
ہے یہی پانی کہ نکلیں جس سے صدہا آبشار

؎ حسرتوں سے میرا دل پُر ہے کہ کیوں منکر ہو تم؟
یہ گھٹا اب جھوم جھوم آتی ہے دل پر بار بار

؎ ہوش میں آتے نہیں سو سو طرح کوشش ہوئی
ایسے کچھ سوئے کہ پھر ہوتے نہیں ہیں ہوشیار

؎ نا ندامت کر لئے ایماں پہ کہ یہ ایماں نہیں
اس کو ہے رامت گماں کر یہ ہے منگ کو ہسار

؎ کیوں نہیں تم سوچتے کیسے ہیں یہ پردے پڑے
دل میں اٹھتا ہے مرے رہ رہ کے اب تو سو بخار

ان کے علاوہ اور بھی بہت سی مثالیں ان فنی محاسن کی حضور کے کلام میں موجود ہیں۔ ہاں ایک قابلِ ذکر بات یہ ہے کہ اسی نظم میں حضور کے یہ اشعار بھی ہیں کہ ؎

؎ آئیگا قہرِ خدا سے خلق پر اک انقلاب
اک برہنہ سے نہ ہوگا کہ تا باندھے ازار

؎ میں نہیں رکھتا تھا اس دعوے کی اک ذرہ خبر
کھول کر دیکھو براہیں کو کہ تا ہو اعتبار

ان اشعار میں "کہ تا" کی ترکیب پر ایک صاحب نے اعتراض کیا تھا۔ الفرقان میں حضرت ابن علی الترمذی نے اس کا مفصل جواب دیا ہے مثال کے طور پر میں غالب مرحوم کا یہ شعر پیش کئے دیتا ہوں۔ تاکہ کوئی شخص یہ نہ کہہ سکے کہ اساتذہ فن نے "کہ تا" نہیں باندھا ؎

آنکھ کی تصویر سرنامہ پہ کھینچی ہے کہ تا
اس پہ کھل جائے کہ اسکو حسرتِ دیدار ہے

الفرقان میں فاضل بزرگ محترم نے بڑی تفصیل سے اساتذۂ فارسی اور اردو کے دواوین سے بے شمار مثالیں پیش کر کے اس اعتراض کو رد کر دیا ہے۔

الغرض حضور علیہ السلام کی یہ عقیدہ نما نظم اپنی فنی خوبیوں اور اپنی گوناں گوں باطنی خصوصیات کے باعث ایک کامیاب ترین نظم ہے جو پڑھنے والوں کے لئے ازدیادِ بصیرت کا موجب ہے اور ہر پڑھنے والا اس کو پڑھ کر اپنے ایمان میں زیادہ مضبوط ہوتا چلا جاتا ہے اور وہ لوگ جو اس چشمہ سے محروم ہیں۔ وہ اگر اس کو پڑھیں تو اس کا دلکش انداز استدلال ان کے شکوک و شبہات کو دور کرنے کے لئے بہت کافی ہے کاش وہ اس چشمہ بصیرت سے فیضیاب ہونے کی سعی فرمائیں۔

ہر طرف آواز دینا ہے ہمارا کام آج
جس کی فطرت نیک ہے آئیگا وہ انجام کار

صبر کر

اے فدائے دین و ایماں! اہلِ ایماں صبر کر
ایک دن شاداب ہو جائیگا بستاں، صبر کر

اس زمیں پر بھی کبھی مہکیں گے نسرین و گلاب
تُو بھی آئیگی نسیمِ صبحِ خنداں، صبر کر

ایک لمحے میں نہیں اُگتے کبھی سرسوں کے پھول
ایک دن میں پھل نہیں دیتے گلستاں صبر کر

مَیں نے مانا آئیگا طوفاں۔ مگر یہ بھی تو دیکھ
کس طرف کو جا رہی ہے موجِ طوفاں، صبر کر

کچھ نمو پانے کو ہے شاید دلِ خاکِ چمن
برگِ گل پر اوس کی بوندیں ہیں رقصاں، صبر کر

ہو ہی جائے گا کبھی سامانِ تسکینِ حیات
آ ہی جائے گا کوئی ہو کر غزلخواں صبر کر

لالہ و گل کی صدا۔ معصوم کلیوں کی پکار
کھینچ ہی لائیگی آخر ابرِ باراں۔ صبر کر

گو شبِ تاریک ہے اختر یہاں سب آس پاس
اس شبِ تاریک میں ہوگا چراغاں۔ صبر کر

(عبد السلام اختر ایم اے پرنسپل گھٹیالیاں کالج)

بیرونی ممالک میں تشریف لے جانے والے مبلغین کے اعزاز میں پارٹی

مؤرخہ ۳/۸ ۶۲ء کو مجلس عاملہ خدام الاحمدیہ ربوہ نے مکرم غلام نبی صاحب مبلغ سیرالیون اور مکرم میجر عبدالحمید صاحب کے اعزاز میں ہوسٹل جامعہ احمدیہ میں ایک پارٹی دی۔ کارروائی کا آغاز مکرم پروفیسر حمیداللہ صاحب مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی زیر صدارت قرآن مجید سے ہوا۔ بعدازاں مکرم عبدالرشید صاحب سماٹری نے ہر دو مبلغین کی خدمت میں ایڈریس پیش کرتے ہوئے ان خدمات کا ذکر کیا جسے سرانجام دینے کی اللہ تعالیٰ نے مکرم ملک غلام نبی صاحب کو توفیق عطا فرمائی۔ ایڈریس میں مکرم میجر عبدالحمید صاحب کی خدمات کا بھی تذکرہ کیا گیا جو انہوں نے قوم، ملک اور اسلام و احمدیت کے لئے سرانجام دی تھیں۔ نیز اس پر اظہار مسرت کیا گیا کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ان دو مخلص بھائیوں کو اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے بیرونی ممالک میں جانے کا موقعہ عطا فرما رہا ہے۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ اپنی غیر معمولی تائید و نصرت دونوں مبلغین کے شامل حال رکھے اور انہیں اعلیٰ کامیابیوں سے نوازے تا تمام دنیا میں اسلام کا بول بالا کرے۔

ایڈریس کے جواب میں ہر دو مبلغین نے مجلس عاملہ کے اراکین کا شکریہ ادا کیا اور دعا کی درخواست کی کہ اللہ تعالیٰ تبلیغی میدان میں انہیں اپنی غیر معمولی تائیدات سے نوازے اور اسلام کی اعلیٰ خدمات بجالانے کی توفیق عطا فرمائے۔

مکرم پروفیسر حمیداللہ صاحب مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے اپنی صدارتی تقریر میں فرمایا کہ مرکز میں رہنے والے احباب پر دو فرائض عائد ہوتے ہیں۔ اول یہ کہ مبلغین کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔ دوم یہ کہ نوجوانوں کو زندگی وقف کرنے کی تحریک کرتے رہیں۔

یہ تقریب دعا پر اختتام پذیر ہوئی۔ (مہتمم مجلس خدام الاحمدیہ مقامی۔ ربوہ)

دعائے مغفرت

مکرم حکیم نیاز محمد صاحب بروز ۳/۲۰ ۶۲ء کو رات کے گیارہ بجے وفات پاگئے۔ انا للّٰہ و انا الیہ راجعون۔ مرحوم بہت دیندار اور مخلص احمدی تھے۔ موصی تھے۔ تین برس تک بیمار رہے۔ عمر ۶۲ برس پائی۔ نماز جنازہ مکرم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے ۳/۲۱ ۶۲ء کو مسجد مبارک کے عقب میں پڑھائی۔ بعدازاں مرحوم کی نعش مقبرہ بہشتی میں دفن کی گئی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے۔ اور جنت الفردوس میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین (محمد سعید صدر محلہ دارالصدر غربی۔ ربوہ)

مجلس عربی تعلیم الاسلام کالج کے تحت تلاوتِ کلام پاک کا مقابلہ

ربوہ ۲۱ مارچ۔ مجلس عربی تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے زیر اہتمام کالج کے طلباء کا تلاوت کلام پاک کا سالانہ مقابلہ منعقد ہوا۔ اجلاس تین بجے شام کیمسٹری تھیٹر میں قریشی اعجاز الحق صدر مجلس عربی کی صدارت میں منعقد ہوا۔ تلاوت کلام پاک کے بعد عطاء المجیب راشد سیکرٹری مجلس عربی نے گذشتہ اجلاس کی رپورٹ پڑھ کر سنائی۔ تلاوت کے اس مقابلہ میں کالج کے دس منتخب طلباء نے حصہ لیا۔ منصفی کے فرائض جناب ملک سیف الرحمٰن صاحب مفتی سلسلہ احمدیہ، جناب مولوی غلام باری صاحب سیف اور مکرم مولوی محمد احمد صاحب جلیل نے ادا فرمائے۔ ان کے فیصلہ کے مطابق برکت احمد طاہر اول اور رشید احمد جاوید دوم قرار پائے۔ صاحب صدر کے شکریہ ادا کرنے کے بعد اجلاس اختتام پذیر ہوا۔ (سیکرٹری مجلس عربی)

درخواست دعا

مکرم ملک شبیر احمد صاحب بھوانہ بازار لائلپور کو بعض پریشانیوں کا سامنا ہے۔ آں مکرم ایک مخلص اور مخیر دوست ہونے کے باعث احباب جماعت کی خاص دعاؤں کے مستحق ہیں۔ اس لئے میں جملہ قارئین کرام سے ان کے لئے رفع مشکلات اور کاروبار میں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ان کو اور ان کے کاروبار کو ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے اور غیر معمولی ترقیات عطا فرمائے۔ آمین
(شبیر احمد وکیل المال اوّل۔ تحریک جدید)

حضرت سیٹھ عبداللہ الٰہ دین صاحب رضی اللہ عنہ کی وفات پر تعزیتی قراردادیں

انصار اللہ مرکزیہ

مجلس عاملہ انصار اللہ مرکزیہ کا یہ اجلاس سلسلہ احمدیہ کے نہایت ممتاز خادم حضرت سیٹھ عبداللہ الٰہ دین صاحب کی وفات پر دلی رنج و غم کا اظہار کرتا ہے۔ حضرت سیٹھ صاحب مرحوم تقویٰ شعاری اور خدمات دین کے لحاظ سے احمدیت کی نئی نسلوں کے لئے ایک نمونہ تھے۔ آپ میں تبلیغ دین اور اشاعت لٹریچر کا بے پناہ جذبہ موجزن تھا۔ اس کے زیر اثر آپ نے اپنے اموال دین کی راہ میں بے دریغ خرچ کرکے تبلیغ و اشاعت کا فریضہ اس شان سے ادا فرمایا کہ جو رہتی دنیا تک یاد رہے گا اور جماعت کے دیگر ذی ثروت احباب کو اسی طرح خدمت دین کے لئے اپنے اموال خرچ کرنے پر ابھارتا رہے گا۔ آپ کا شائع کردہ لٹریچر نہ صرف ہندوستان میں تبلیغ کا ایک مؤثر ذریعہ ثابت ہوا۔ بلکہ آپ کے اس وسیع لٹریچر نے جماعت کے بیرونی مشنوں کو بھی بہت تقویت پہنچائی۔ ایسے ممتاز خادم دین اور نافع الناس وجود کی وفات بلاشبہ ایک زبردست قومی نقصان ہے۔

مجلس عاملہ انصار اللہ مرکزیہ حضرت سیٹھ صاحب مرحوم کے جملہ افراد خاندان کے ساتھ دلی ہمدردی اور تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حضور دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیٹھ صاحب مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور اپنے خاص مقامات قرب سے نوازے نیز آپ کی جملہ اولاد اور افراد خاندان کا دین و دنیا میں حافظ و ناصر ہو اور آپ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے انہیں خدمت دین کا فریضہ اسی جذبہ و جوش کے ساتھ ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور انہیں اپنی خاص تائید و نصرت سے نوازے۔ آمین۔

گوجرانوالہ

جماعت احمدیہ گوجرانوالہ شہر کو حضرت سیٹھ عبداللہ الٰہ دین صاحب کی وفات کی خبر سنکر دلی دکھ اور صدمہ ہوا۔ انا للّٰہ و انا الیہ راجعون۔ دین اسلام کی دوسرے مذاہب پر فضیلت ثابت کرنے اور سلسلہ احمدیہ سے آپ کی سچی محبت اور والہانہ عشق اور آپ کی دیگر صفات حسنہ کے باعث ہم دعاگو ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ ترین مقام عطا فرمائے اور آپ کے جملہ لواحقین کو صبر جمیل عطا فرماتے ہوئے دین و دنیا میں ان کا حامی و ناصر ہو۔ اور افراد جماعت میں آپ جیسا اشاعتی جذبہ قائم فرمائے۔

جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ گوجرانوالہ شہر

منٹگمری

جماعت احمدیہ منٹگمری کا یہ اجلاس حضرت سیٹھ عبداللہ الٰہ دین صاحب سکندرآباد کی وفات حسرت آیات پر اپنے دلی غم اور رنج اور افسوس کا اظہار کرتا ہے۔

جماعت احمدیہ منٹگمری کا یہ اجلاس حضرت سیٹھ صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ کی خدمت سلسلہ حقہ کا جو انہوں نے علمی اور عملی رنگ میں کی اور جس کی وجہ سے وہ حقیقتاً پیچھے آکر بہتوں سے آگے بڑھ گئے دلی اعتراف کرتا ہے۔ اور اس لحاظ سے حضرت سیٹھ صاحب مرحوم کی وفات کو ایک جماعتی نقصان قرار دیتا ہے جس کی تلافی خدا تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے کرسکتا ہے۔ ورنہ اور کوئی صورت ان کی خالی جگہ کو پُر کرنے کی نہیں۔

جماعت احمدیہ منٹگمری کا یہ اجلاس بحضور رب العٰلمین دست بدعا ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ ارحم الراحمین حضرت سیٹھ صاحب مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور آپ کے مقام کو بلند سے بلند فرماتا جائے۔ آمین ثم آمین۔

اللہ تعالیٰ جناب سیٹھ صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ کے ورثاء کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ان کو سیٹھ صاحب مرحوم و مغفور کے نقش قدم پر چلکر سلسلہ حقہ کی تبلیغ اور خدمت کی بیش از بیش توفیق ارزانی فرماتا رہے اور حضرت سیٹھ صاحب کی نسل کو رہتی دنیا تک ہدایت پر قائم رکھے۔ آمین ثم آمین۔ (مرزا احمد بیگ انکم ٹیکس آفیسر ریٹائرڈ)

چاٹگام

انجمن احمدیہ چاٹگام حضرت سیٹھ عبداللہ الٰہ دین صاحب کی وفات حسرت آیات پر دلی رنج و افسوس و حزن و ملال کا اظہار کرتی ہے۔ حضرت سیٹھ صاحب مرحوم تقویٰ فیاضی اور شفقت کا مجسمہ تھے۔ آپ کی بے نظیر مالی قربانی و دیگر قربانیاں جو آپ نے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے کی ہیں۔ وہ رہتی دنیا تک زندہ رہیں گی۔ آپ کے بابرکت وجود جن کی زندگی کا ہر لمحہ خدمت دین کے لئے وقف تھا کا ہم سے جدا ہو جانا ایک عظیم قومی نقصان ہے۔

اس قومی نقصان پر جماعت احمدیہ چاٹگام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز، بیگم صاحبہ حضرت سیٹھ عبداللہ الٰہ دین صاحب، بیگم صاحبہ ایم حسن صاحب و عائلہ و خاندان حضرت سیٹھ صاحب کے جملہ دیگر افراد سے گہرے رنج و افسوس کا اظہار کرتے ہوئے دست بدعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور جملہ متعلقین کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین

جماعت احمدیہ چاٹگام
مشرقی پاکستان

95

وصایا

ذیل کی وصایا منظوری سے قبل شائع کی جا رہی ہیں اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر بہشتی مقبرہ ربوہ کو ضروری تفصیل سے آگاہ کریں
(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۶۴۱۹ :- میں رشیدہ بیگم زوجہ ایم فضل دین صاحب قوم جٹ سرا پیشہ خانہ داری عمر ۴۵ سال تاریخ بیعت دسمبر ۱۹۵۰ء ساکن دارالرحمت غربی ڈاکخانہ ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۹ ستمبر ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت کوئی آمدنی نہیں ہے اور نہ ہی کوئی غیر منقولہ جائیداد ہے۔ میرا حق مہر مبلغ دو صد روپیہ بذمہ خاوند ہے۔ ۲۔ میرا زیور حسب ذیل ہے۔ چوڑیاں طلائی وزنی دو تولہ چھ ماشہ قیمت تین صد پچیس روپیہ کانٹے طلائی وزنی دو تولہ قیمتی دو صد ساٹھ روپیہ گلوبند طلائی وزنی دو تولہ چھ ماشہ قیمتی تین صد پچیس روپیہ۔ انگوٹھی طلائی وزنی نو ماشہ قیمت ستانوے روپے پچاس پیسے۔ نمبر ۱ و ۲ کی میزان مبلغ ایک ہزار دو سو سات روپیہ پچاس پیسے بنتا ہے۔ جس کے آٹھویں حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اس کے علاوہ اور کوئی آمد یا جائیداد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ بوقت وفات اگر میری مزید جائیداد مذکورہ بالا کے علاوہ ثابت ہو تو اسکے بھی آٹھویں حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائیداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کی مد میں کروں تو اس قدر روپیہ مد میں منہا کر دیا جائے گا۔

الامۃ :- رشیدہ بیگم زوجہ ایم فضل دین دارالرحمت غربی ربوہ۔

گواہ شد :- Fazl Din

دستخط فضل دین خاوند موصیہ

گواہ شد :- محمد سعید پریذیڈنٹ محلہ دارالرحمت غربی

گواہ شد :- رشید احمد محلہ دارالرحمت غربی ربوہ۔

نمبر ۱۶۴۲۰ :- میں الٰہ دین خاں ولد خوشحال خاں قوم پٹھان پیشہ پنشنر عمر پچپن سال تاریخ بیعت ۱۹۲۷ء ساکن لاہور ڈاکخانہ وطن لاہور ضلع لاہور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر آج بتاریخ ۸ ر اکتوبر ۱۹۶۱ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ اس وقت میری ماہوار آمد مبلغ دس روپے ہے۔ جو بصورت پنشن مجھے حکومت سے ملتی ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ فقط

العبد :- الٰہ دین خان بقلم خود۔ لاہور شاہ محمد غوث احاطہ دین محمد۔

گواہ شد :- محمد احمد سیکرٹری وصایا حلقہ دہلی دروازہ

گواہ شد :- محمد ابراہیم بقلم خود صدر حلقہ دہلی گیٹ لاہور ۸/۱۰/۶۱

قومی اسمبلی کی اجازت کے بغیر صدر نئے اخراجات کی منظوری نہیں دے سکتا

پشاور ۲۶ مارچ۔ وزیر خارجہ مسٹر منظور قادر نے کل یہاں کہا کہ نئے آئین کے تحت صدر مملکت کو مقننہ کی اجازت کے بغیر نئے اخراجات کی منظوری دینے کا اختیار نہیں ہوگا۔ آپ نے مزید بتایا کہ قومی اور صوبائی اسمبلیوں کے انتخابات ختم ہوتے ہی نئی انتخابی فہرستوں کی تیاری کا کام شروع ہو جائے گا اور اس کے بعد قومی اسمبلی کے انتخابات غالباً مارچ یا اپریل ۱۹۶۵ء میں منعقد ہوں گے

وزیر خارجہ مسٹر منظور قادر نے کل یہاں انکشاف کیا کہ قومی اور صوبائی اسمبلیوں کے انتخابات مکمل ہونے کے فوراً بعد تازہ انتخابی فہرستوں کی تیاری کا کام شروع ہو جائے گا۔ آپ لا کالج اور پشاور یونیورسٹی کے طالب علموں کے ایک سوال و جواب کے اجلاس سے خطاب کر رہے تھے وزیر خارجہ نے ایک سوال کے جواب میں بتایا کہ تازہ انتخابی فہرستوں کی تیاری کا کام انتخابی کمیشن کے سپرد کیا جائے گا۔ اور غالباً یہ کام ستمبر یا نومبر ۱۹۶۴ء تک مکمل ہو جائے گا۔ نئی فہرستوں کی بنیاد پر قومی اسمبلی کے انتخابات غالباً مارچ یا اپریل ۱۹۶۵ء میں منعقد ہوں گے۔

مسٹر منظور قادر نے وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ موجودہ انتخابی فہرستیں جو ۱۹۵۷ء میں تیار کی گئی تھیں اطمینان بخش نہیں ہیں کیونکہ ان میں ایسے افراد کے نام بھی شامل ہیں جو موجودہ قوانین کے تحت ووٹ دینے کے اہل نہیں ہیں اور بہت سے مر چکے ہیں۔ پھر ایسے بھی ہیں جنہیں ووٹ دینے کا حق حاصل ہے لیکن ان کا نام فہرستوں میں شامل نہیں مسٹر منظور قادر نے بتایا کہ آئندہ انتخابات کے لئے انہی فہرستوں کو استعمال کیا جا رہا ہے۔ کیونکہ نئی انتخابی فہرستوں کی تیاری میں دو سال کا عرصہ لگے گا۔ اس وقت عملی حل یہی ہے کہ موجودہ بنیادی جمہوریتوں کی بنیاد پر ڈھانچہ کھڑا کیا جائے۔

مالی امداد

مسٹر منظور قادر نے بتایا کہ نئے آئین کے تحت مالی امور کے سلسلہ میں انتظامیہ کو مقننہ سے بالکل آزاد رکھا گیا ہے، تاکہ ملک کا نظم و نسق بخیر و خوبی چلتا رہے۔ اور اقتصادی ترقی کی راہ میں کچھ حائل نہ ہو۔ آپ نے کہا کہ نئے آئین کے تحت صدر یا مقننہ کی منظوری کے بغیر منظور شدہ اخراجات کی رقوم میں کمی نہیں کی جا سکتی اور دوسری جانب صدر کو یہ اختیار نہیں ہے کہ وہ مقننہ کی منظوری کے بغیر نئے اخراجات کی منظوری دے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ صدر اور مقننہ میں تصادم یا رسہ کشی نہ ہو

آبیانہ کی وصولی کا مروجہ طریقہ برقرار رکھنے کی سفارش

صوبائی گورنر کی مقرر کردہ کمیٹی کی رپورٹ

لاہور ۲۶ مارچ صوبائی گورنر کی مقرر کردہ پنج رکنی کمیٹی نے قرار دیا ہے کہ آبیانہ کا مروجہ طریقہ برقرار رکھا جائے گا۔ کیونکہ اس میں کسی بنیادی تبدیلی سے کاشتکار کو کوئی فائدہ اور زرعی پیداوار میں قابل ذکر اضافہ نہیں ہوگا۔

یہ کمیٹی خوراک و زراعت کمیشن کی اس سفارش کا ہمہ جہتی جائزہ لینے کے لئے مقرر کی گئی تھی کہ سارے صوبہ میں نہری پانی کی تشخیص اور وصولی کے موجودہ طریق کار کو بدل دیا جائے وصولی کی بجائے یہ سسٹم رائج کیا جائے کہ کوئی کاشتکار جتنی مقدار میں پانی استعمال کرے۔ اس سے اس کا اتنا ہی معاوضہ وصول کیا جائے۔ کمیشن کے خیال میں کاشتکاروں سے فصلوں کی بنا پر آبیانہ وصول کرنا ان کی معیشت پر بوجھ ہے۔ یہ مسئلہ گورنرز کانفرنس کے دوران پچھلے نومبر میں پیش ہوا تھا۔ صوبائی گورنر نے اس کے سارے پہلوؤں کا اچھی طرح جائزہ لینے کی غرض سے یہ کمیٹی مقرر کی تھی۔ کمیٹی کے چیئرمین ممبر بورڈ آف ریونیو میاں نصیر احمد اور سیکرٹری ایڈیشنل چیف سیکرٹری آبپاشی مقرر ہوئے۔ اس کمیٹی کے تین ارکان ایڈیشنل چیف سیکرٹری مسٹر ایم ابراہیم احمد سیکرٹری آبپاشی سر اصلات و تعمیرات محمد افضل اور چیف انجینئر آبپاشی مسٹر محمد اکرم نامزد کئے گئے تھے۔ کمیٹی نے اپنی رپورٹ میں اس امر کا پوری تفصیل سے جائزہ لیا ہے کہ آبپاشی کے لئے کاشتکاری بنیادی ضرورت کے کیا تقاضے ہیں آیا فصلوں کی بنا پر آبیانہ کی تشخیص اور وصولی کا طریقہ موزوں ہے یا صرف کردہ مقدار کے مطابق معاوضہ لیا جانا چاہیئے۔ فریقین معاہدہ کی رو سے پانی حاصل کریں تو کس حد تک مفید ہوگا

جنگ بندی جہاد آزادی کا نصب العین نہیں

عوجدہ (مراکش) ۲۶ مارچ الجزائری قوم پرور لیڈر مسٹر احمد بن بیلا نے کل مشرقی مراکش کے شہر عوجدہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ کل کا دن ہمارے لئے خوشی کا دن نہیں تھا۔ ہمارے لئے حقیقی مسرتوں کا دن وہی ہوگا جب الجزائر کی آزادی کا اعلان کیا جائے گا۔ انہوں نے الفاظ لہجہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ جنگ بندی جہاد آزادی کا نصب العین نہیں۔ ہمارا مقصد اسی وقت حاصل ہوگا جب ہمارے تمام دشمن ہمارے وطن کی سرزمین سے چلے جائیں گے حریت پسندوں سے خطاب کرتے ہوئے ان الفاظ

ٹریننگ پروبیشنری گارڈس

عرصہ ٹریننگ ۹ ماہ از ۱۸/۶/۶۲ الاؤنس دوران ٹریننگ ۷۰/- روپے ماہوار۔ تنخواہ بعد گارڈ تقرری پر ۱۲۵-۱۰-۱۷۵ - الاؤنس ہر قسم علاوہ بشرائط بی اے بی ایس سی۔ یا سینئر کیمبرج - عمر ۱۸/۶/۶۲ کو ۱۸ تا ۳۰۔

درخواست مجوزہ فارم قیمتی ایک روپیہ بنام ڈپٹی مینیجر (پرسانل) پی ڈبلیو ریلوے۔ ہیڈکوارٹرس آفس ایمپرس روڈ۔ لاہور ۲/۴/۶۲ تک۔ (دیں ۲/۴/۶۲ء)

(ناظر تعلیم - ربوہ)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفوس کرتی ہے۔

اسلام میں ایک ہی فرقہ جنتی ہے
اس کی تفصیل کیلئے دیکھو
اہل اسلام کس طرح ترقی کر سکتے ہیں
چوبیسواں ایڈیشن
کارڈ آنے پر
مفت
عبداللہ الٰہ دین سکندر آباد دکن

اعلان نکاح

مکرم عزیزم چوہدری مبارک احمد صاحب باجوہ ابن مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ داتا زیدکا ضلع سیالکوٹ کے نکاح کا اعلان ہمراہ عزیزہ بشریٰ رشید بنت مکرم چوہدری رشید احمد صاحب ساکن چک نمبر ۳۰/۱۱ ۔ ایل احمدیانوالہ ضلع منٹگمری بالعوض مبلغ -/۵۰۰۰ روپیہ حق مہر محترم جناب مولانا جلال الدین صاحب شمس نے مورخہ ۲۴ مارچ ۱۹۶۲ء بروز ہفتہ بعد نماز مغرب مسجد مبارک ربوہ میں فرمایا۔ احباب کرام سے اس رشتہ کے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

عزیز مبارک احمد حضرت چوہدری عبد اللہ خان صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ ساکن داتا زیدکا کا پوتا اور عزیزہ بشریٰ صاحبہ حضرت مولوی عبد اللہ خان صاحب ساکن کھیوا باجوہ ضلع سیالکوٹ کی پوتی ہے۔

قاسم الدین

امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع سیالکوٹ

الفرقان کا ایک خاص نمبر

مسئلہ ختمِ نبوّت پر مفصّل بحث

مولانا مودودی صاحب نے گزشتہ دنوں "ختم نبوت" کے عنوان سے جماعتِ احمدیہ کے خلاف غلط باتیں پیش کر کے ایک طویل ٹریکٹ بکثرت شائع کیا ہے اس کا مفصل جواب رسالہ الفرقان کے خاص نمبر میں شائع ہو رہا ہے یہ رسالہ انشاء اللہ تعالیٰ ۱۱۔ اپریل ۶۲ء کو شائع ہو گا جو خریداران کو اسی تاریخ کو پوسٹ ہو جائیگا اس سے پہلے رسالہ کے خریدار بننے والوں کو بھی سالانہ چندہ میں بھیجا جائے گا۔ یوں اس خاص نمبر کی قیمت اس کے حجم اور صفحات کے لحاظ سے ایک روپیہ فی نسخہ ہو گی۔ زائد نمبر صرف وہی دوست حاصل کر سکیں گے جو ۲/۱۰ اپریل سے پہلے پہلے اطلاع فرما دیں گے۔

(خاکسار ابوالعطاء جالندھری ایڈیٹر رسالہ الفرقان ربوہ)

اکسیر پائیوریا

مسوڑھوں سے خون اور پیپ کا آنا، پائیوریا دانتوں کا ہلنا۔ دانتوں کی میل اور منہ کی بو دور کرنے کے لئے بے حد مفید ہے۔

قیمت فی شیشی ایک روپیہ پچیس پیسے

ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گول بازار ربوہ

نور کاجل سے بہتر کوئی کاجل نہیں

محترمہ مسز محمد اصغر صاحب کسمو مشرقی افریقہ سے تحریر فرماتی ہیں:۔

"میں خود اور اپنے بچوں کو پاکستان میں نور کاجل استعمال کرواتی رہی ہوں۔ میں نے اس سے بہتر کوئی کاجل نہیں دیکھا افریقہ میں بھی بہت دور دور کے کئی کاجل ملتے ہیں مگر سب بے فائدہ براہ کرم دو شیشی نور کاجل جلد روانہ کر دیں۔"

نور کاجل بچوں عورتوں اور مردوں سب کی آنکھوں کی صحت خوبصورتی اور علاج کے لئے دنیا بھر میں بے نظیر ہے۔ قیمت صرف ۱/۲۵ روپیہ پیسے

تیار کردہ:۔ خورشید یونانی دواخانہ گول بازار ربوہ

دُنیائے طبّ کی حیرت انگیز دواء

شنفل اور برسیم وغیرہ چارہ سے ہونے والا مہلک اور خوفناک اپھارہ "اکسیر اپھارہ" کے ایک پیکٹ سے بفضلہ تعالیٰ منٹوں میں غائب ہو جاتا ہے، آپ بھی قدرت کی اس حیرت انگیز دواء کو جلد از جلد حاصل کر کے ثواب اور نفع حاصل کریں۔ تفصیلات کے لئے رسالہ کارڈ لکھ کر مفت طلب کریں۔

قیمت فی پیکٹ ۵۰ پیسے۔ فی درجن -/۶ روپے فی گرس -/۴۸ روپے

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی (شعبہ حیوانات) ربوہ

گول بازار میں ہماری ایجنسی:۔ بشیر جنرل سٹور

ضروری گذارش

الفضل کے جملہ خریداروں سے

الفضل کے جملہ خریداران حضرات کی چٹیں دوبارہ چھپوائی جا رہی ہیں اگر کسی دوست نے اپنے پتہ میں کوئی تبدیلی یا درستی کروانی ہو تو وہ براہِ مہربانی دفتر ہذا کو دس یوم تک مطلع فرماویں تاکہ ان کی حسب ہدایت پتہ میں درستی کر دی جائے۔ احباب چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

(مینجر الفضل ربوہ)

خوبصورت آنکھوں کے لئے خوبصورت تحفے

سُرمہ حور

آنکھوں کی صفائی۔ نظر کی تیزی اور آنکھ کی ہر قسم کی بیماری کے لئے بے نظیر۔

چھوٹی شیشی آٹھ آنے بڑی شیشی ایک روپیہ

حُور کاجل

آنکھوں کو خوبصورت، دلکش اور جاذب نظر بناتا ہے بچوں کی معصوم آنکھوں کے لئے پیاری شے۔

فی شیشی ۸ آنے۔ بڑی شیشی ایک روپیہ

نور دواخانہ آبادی اچھرہ سنگھ۔ گوجرانوالہ

Chal mere ghode, chal chal chal!

روز

وناسپتی ہے

صحت مند زندگی کیلئے طاقت بخش غذا روز وناسپتی ہے!

فون: ۳۲۲۱ ۲۳۰۷

شیخ فضل الرحمن اینڈ سنز لمیٹڈ انڈسٹریل ایریا ممتاز آباد ملتان

ہمیشہ

طارق ٹرانسپورٹ کمپنی کی نئی

آرام دہ بسوں میں سفر کریں

(جنرل مینیجر)

ہمدردِ نسواں (محبوب الطرفین) مرضِ اٹھرا کی بے نظیر دواء۔ مکمل کورس انیس ۱۹ روپے۔ دواخانہ خدمتِ خلق رجسٹرڈ ربوہ